خواجہ میر درد

غزل

قتلِ عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا
پر ترے عہد کے آگے تو یہ دستور نہ تھا

رات مجلس میں ترے حسن کے شعلے کے حضور
شمع کے منہ پہ جو دیکھا، تو کہیں نور نہ تھا

ذکر میرا ہی وہ کرتا تھا صریحاً، لیکن
میں جو پہنچا تو کہا، خیر یہ مذکور نہ تھا

باوجودیکہ پر و بال نہ تھے آدم کے
واں پہ پہنچا کہ فرشتے کا بھی مقدور نہ تھا

پرورش غم کی ترے یاں تئیں تو کی، دیکھا
کوئی بھی داغ تھا سینے میں کہ ناسور نہ تھا

محتسب آج تو مے خانے میں تیرے ہاتھوں
دل نہ تھا کوئی، کہ شیشے کی طرح چور نہ تھا

دردؔ کے ملنے سے اے یار! بُرا کیوں مانا
اس کو کچھ اور سوا دید کے، منظور نہ تھا

(دیوانِ دردؔ مرتبہ ظل الرحمٰن داؤدی)

مشق

۱۔ خالی جگہ مناسب لفظ کے انتخاب سے پُر کریں۔

(ا) قتلِ عاشق کسی .... سے کچھ دور نہ تھا (معشوق ، محبوب ، دشمن)

(ب) رات مجلس میں ترے .... کے شعلے کے حضور (آگ ، حسن ، نار)

(ج) واں پہ پہنچا کہ .... کا بھی مقدور نہ تھا (انسان ، آدمی ، فرشتے)

(د) محتسب آج تو .... میں تیرے ہاتھوں (تھانے ، جیل خانے ، مے خانے)

(ہ) درد کے ملنے سے اے .... بُرا کیوں مانا (یار ، دوست ، دشمن)

۲۔ ردیف کسے کہتے ہیں؟ اس غزل کی ردیف کی نشان دہی کریں۔

۳۔ دور، دستور، مذکور وغیرہ اس غزل کے قافیے ہیں۔ ایسے پانچ ہم قافیہ الفاظ لکھیں جو اس غزل میں موجود نہ ہوں۔

۴۔ کنایہ قریب اور کنایہ بعید میں، مثالوں کی مدد سے فرق واضح کریں۔

۵۔ اس غزل کے قوافی لکھیں۔

۶۔ مندرجہ ذیل کی تعریف کریں اور دو دو مثالیں لکھیں۔
مراعاۃ النظیر، حُسنِ تعلیل، لف ونشر، تلمیح، تضمین۔

۷۔ آپ کو اس غزل میں دردؔ کا کون سا شعر پسند ہے اور کیوں؟